E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.Ed

Paper : **5.3 of Psychology of Learner and Learning**

Module Name/Title : **Understanding the Learning Process**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Muzaffar Hussain
PRODUCER	Md. Imtiyaz Alam

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی-5-(A) متعلم اور اکتساب کی نفسیات
(Psychology of Learner and Learning)

ساخت

5.1 تمہید
5.2 مقاصد
5.3 اکتساب، اکتساب کا تصور، مراحل اور اکتسابی اصول
5.4 اکتساب پر اثر انداز ہونے والے عوامل،
بچے کے انفرادی اختلافات جیسے طبعی اختلاف، سماجی اختلاف، جذباتی اختلاف، تعلیمی عناصر
5.5 اکتسابی منتقلی، تصور، منتقلی کی اقسام، مثبت، منتقلی کے فروغ میں معلم کا رول
5.6 حافظہ اور بھولنا، تصور، بھولنے کی وجوہات، یادداشت کو فروغ دینے کے مؤثر طریقے
5.7 فرہنگ
5.8 یاد رکھنے کے نکات
5.9 اپنی معلومات کی جانچ
5.10 سفارش کردہ کتابیں

5.1 تمہید

اس اکائی میں ہمارا موضوع ''اکتساب۔ اکتساب کا تصور و مراحل اور اکتسابی اصول اکتساب پر اثر انداز ہونے والے عوامل جیسے انفرادی اختلافات، طبعی سماجی جذباتی اختلافات اور تعلیمی عوامل، اکتسابی منتقلی، تصور منتقلی کی اقسام، مثبت منتقلی کے فروغ میں معلم کا رول، اس کے علاوہ حافظہ اور بھولنا، اس کا تصور، بھولنے کی وجوہات، یادداشت کو فروغ دینے کے موثر تدابیر اور طریقے وغیرہ شامل ہیں۔

ایک معلم کی حیثیت سے طلبا میں اکتساب اور اس کی اہمیت، طلبا کوئی صورت حال سے نمٹنے کے لیے درکار اکتسابی مہارتوں کی منتقلی میں ایک معلم کا کردار اور اس کے علاوہ بھولنا، بھولنے پر اثر انداز ہونے والے عوامل، اسی طرح یادداشت اور یادداشت کو فروغ دینے کے تدابیر اور طریقوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

5.2 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اکتساب اور اس کے تصور اور مراحل سے واقف ہوں گے۔

☆ اکتساب پر اثر انداز ہونے والے عوامل سے واقف ہوں گے۔

☆ اکتساب کے مختلف اصولوں اور نظریات سے واقف ہوں گے۔

☆ اکتسابی منتقلی اور اس کے ذریعہ مثبت منتقلی کو ایک معلم ہونے کے ناطے کیسے فروغ دیں گے، آپ کو کی معلومات ہوں گی۔

☆ حافظہ اور اس کی اہمیت سے واقف ہوں گے۔

☆ بھولنے کی وجوہات اور یادداشت کو فروغ دینے کے موثر طریقوں سے بھی واقف ہوں گے۔

5.3 اکتساب، اکتساب کا تصور۔ مراحل اور اکتسابی اصول:

بچہ جب دنیا میں آتا ہے تو اپنی بقا کے لیے جدو جہد کرتا ہے۔ غذا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چیزوں کے نہ ملنے پر غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔ یعنی چند افعال پر وہ قادر ہوتا ہے اور یہ چیزیں اپنے طور پر کرتا ہے۔ یعنی قدرتی طور پر اس کو چند صلاحیتیں عطا ہوتی ہیں۔ جن کو انجام دینے کے لیے اس کو چند چیزیں سیکھنی پڑتی ہیں۔ اس کو اکتساب کہتے ہیں۔

نفسیات میں اکتساب کو Care of Psychology بھی کہا جاتا ہے۔ اکتساب تعلیمی طریقوں میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اکتساب تمام عمر جاری رہنے والا عمل ہے۔ یہ پیدائش سے موت تک انسان کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔ محرکہ اکتساب کا دل کہلاتا ہے۔ اکتسابی عمل مسلسل تبدیل ہو کر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ایک طرف سیکھنے کے دوران معلومات اور مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو دوسری طرف اس کے کردار میں موزوں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

اکتساب کا تصور (Concept of Learning)

اس حصہ میں ہم اکتساب سے متعلق مختلف تصورات کو سمجھیں گے۔ مختلف ماہرین نفسیات کے نظریات:

☆ آرتھر گیٹس کے مطابق ''تجربات کے ذریعہ فرد کے برتاؤ میں ہم تبدیلی کو اکتساب کہتے ہیں۔

☆ جی۔ ڈی۔ بوچ (G.D.Butch) کے مطابق ''محرکہ اور ردعمل کے درمیان مضبوط تعلق اکتساب کہلاتا ہے۔

☆ Garrage کے مطابق ''کردار میں ربط وضبط کو اکتساب کہتے ہیں''۔

☆ اسمتھ (Smith) کے مطابق ''اکتساب کردار، اصول اور تجربات میں پختگی یا کمزوری ہے''۔

☆ Crow&Crow کے مطابق ''اکتساب، معلومات اور رویے کی تبدیلی کا نام ہے''

☆ Wood Worth کے مطابق ''اکتساب نئی معلومات اور نئے ردعمل کا طریقہ کار ہے''

☆ Gardnar Murphy کے مطابق ''اکتساب کا مطلب ہے کردار میں کسی بھی قسم کی تبدیلی جو مخصوص حالات یا واقعات سے نمٹنے کے لیے ہو۔

لیکن بعض ماہرین نفسیات یہ کہتے ہیں کہ کردار میں وقتی طور پر تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اس کو اکتساب نہیں کہا جاتا ہے۔ بلکہ کردار میں مستقل تبدیلی کا نام اکتساب ہے۔

اکتساب کے مقاصد:

وقت کے ساتھ ساتھ جسم میں رونما ہونے والی تبدیلیاں پختگی کی طرف لے جاتی ہیں۔

بچے کے رجحانات اور میلانات کو بڑھاوا دینے والا عمل اکتساب کہلاتا ہے۔ مطابقت سے رشتہ رکھنے والا عمل اکتساب کہلاتا ہے۔

تیرنا، کار چلانا وغیرہ صلاحیتیں کے سیکھنے لیے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکتساب کے لیے تین عوامل کی ضرورت ہوتی ہے۔

(1) محرکہ (2) شوق (3) دلچسپی

محرکہ اکتساب کا دل کہلاتا ہے۔

نوٹ : کسی بھی کردار کو R-S سے ظاہر کیا جاتا ہے جہاں S کے معنی مہیج (Stimulus) اور R کے معنی جوابی ردعمل (Response) کے ہیں۔ R-S کے درمیان جو رشتہ ہے اسے Bond کہتے ہیں۔

اکتسابی مراحل (Learning Prosess)

اکتسابی عمل سے مراد ہے جو کچھ ہم سیکھتے ہیں یہ عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے۔ انسان اپنے کردار کو نبھاتا ہے اور جو کچھ سیکھتا ہے اس کا اثر اس کے کردار پر نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ اکتسابی عمل کے واقع ہونے کے لیے کسی ضرورت کا لاحق ہونا ضروری ہے یا محرکہ کا پیدا ہونا۔ ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کی جانے والی کوشش سے جو برتاؤ میں تبدیلی رونما ہوتی ہے، اکتساب کہلاتی ہے۔

کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس میں اکتساب کے لیے ہر وقت کوئی ضرورت پیش آیے۔ بعض اوقات ہم میں یہ محرکہ یا دلچسپی پیدا ہوتی ہے کہ ہم کوئی نئی چیز کی ایجاد کریں۔ نئی چیزوں کی ایجاد کے دوران بھی اکتساب ہوسکتا ہے۔ کامیاب معلم طلبا میں محرکہ پیدا کرکے اکتساب کے لیے راغب کرتا ہے۔ اکتساب کا عمل حسب ذیل شکل کے ذریعہ بتلایا جاسکتا ہے۔

- ☆ اکتساب کا پہلا مرحلہ محرکہ ہے۔ ضرورت محسوس ہوتی ہے یا محرکہ پیدا ہوتا ہے۔
- ☆ دوسرا مرحلہ مقصد ہے۔ اکتساب بامقصد ہونا چاہیے۔
- ☆ تیسرا مرحلہ مقصد کو حاصل کرنے میں رکاوٹیں اور ان رکاوٹوں کو دور کرنا۔
- ☆ رکاوٹیں۔ انفرادی بھی ہوسکتی ہیں اور سماجی بھی ہوسکتی ہیں۔
- ☆ محرکہ۔ اندرونی اور بیرونی محرکہ کے ذریعہ منزل طے کرلینا ہے۔

اکتسابی اصول (Principles of Learning)

اکتسابی عمل کی وضاحت کرنے کے لیے متعدد نظریات ماہرین نے پیش کئے ہیں۔ جن میں تھارن ڈائیک، پالوف، اسکنر وغیرہ نے کئی جانوروں جیسے کتے، بلی، چوہے، کبوتر۔ اور مرغی کے چوزوں وغیرہ پر کئی تجربات کیے ہیں اور ان ہی تجربات کی روشنی میں اکتساب اور اکتسابی اصولوں کو مرتب کیا ہے۔

تھارن ڈائیک کے اکتسابی قوانین:

(1) قانونِ آمادگی (Law of Readiness)

(2) قانونِ تاثیر (Law of Effect)

(3) قانونِ مشق (Law of Exercise)

(4) قانون شدت (Law of Intensity)

تھارن ڈائیک کے ذیلی قوانین:

(1) کثیر جوابی ردِعمل کا قانون

(2) Preposition سیٹ کا قانون

(3) Partial Activity یا جزوی عمل کا قانون

(4) Analogy مماثل مشابہہ قانون

(5) Associate یا شراکت کا قانون

قانون آمادگی:

اگر بچہ پڑھنے کے لیے آمادہ ہو تو مہیج اور جوابی ردِعمل کا درمیانی رشتہ یعنی Bond طاقتور ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ پڑھنے پر آمادہ نہ ہو تو مہیج اور جوابی رد عمل کا درمیانی رشتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

☆ جب بچہ عملی طور پر سیکھتا ہے تو اس میں داخلی اور خارجی عوامل شامل ہوتے ہیں۔ داخلی عوامل میں تحریک، اُمنگیں، خواہشات، مقصد کو حاصل کرنے کی چاہت، دلچسپی، جسمانی صلاحیت وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ جب کہ خارجی عوامل میں سماجی، معاشی حالت، تدریسی ماحول، تدریسی اوقات مقام، تدریسی جماعت، انتظام وغیرہ کا شمار کیا جاتا ہے۔

جب بچہ کام کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو اس کا کام کرنا، سکون واطمینان بخش ہوتا ہے اور اگر انجام نہ پا سکا تو تکلیف اور بے چینی ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں آمادگی سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی بچہ کام کرنے کے لیے بالکل آمادہ ہوتا ہے۔ اگر اسے بغیر روک ٹوک کے انجام دینے کا موقع مل جائے تو اس کو مسرت اور خوشی ہوگی اور اگر رکاوٹ رنج و تکلیف ہو تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ مدرسہ سے آکر کھیلنے لگے۔ اگر اسے اس وقت زبردستی پڑھنے پر مجبور کیا جایے تو اسے بیزارگی ہوگی اس لیے مدرس کو چاہیے کہ وہ بچے میں آمادگی اور دلچسپی پیدا کرے تاکہ مشکل سے مشکل کام کو دلچسپی صحت اور عمدگی کے ساتھ انجام دے سکے۔

قانون آمادگی کی تعلیمی اہمیت:

قانون آمادگی سے معلم کو یہ سبق ملتا ہے کہ وہ بچوں میں کام کی طلب پیدا کرے۔ جب ایسی طلب بچہ میں پیدا ہو وہ مشکل سے مشکل کام کو بھی صحت و عمدگی کے ساتھ انجام دینے لگتا ہے۔ بس ضروری ہے کہ وہ معلم ہمیشہ بچے کی دلچسپیوں کی خط پر چلیں کیونکہ ہر قسم کے اکتساب کے لیے ذاتی تحریک اور دلچسپی کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

☆ اس قانون کی تعلیمی اہمیت معلم کے لیے یہ ہے کہ وہ سکھاتے وقت مضمون کے کسی بھی یونٹ کے ذیلی یونٹ بنا کر پیش کرے اور انتہائی عام اور فہم زبان میں بچوں سے تفہیم کریں۔

قانونِ تاثیر:

اگر دورانِ اکتساب بچوں میں اطمینان پایا جاتا ہے تو مہیج اور جوابی ردِعمل کے درمیان کا رشتہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ اگر بچے میں دورانِ اکتساب غیر اطمنان بخش حالات موجود ہوں تو مہیج اور جوابی ردِعمل کو جوڑنے والا رشتہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ اگر اکتساب کے دوران بچوں کی Rewarding یعنی انعام، حوصلہ افزائی کی جائے تو مہیج اور جوابی ردِعمل کو جوڑنے والا رشتہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور اگر سزا کا طریقہ آزمایا جائے تو درمیانی رشتہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ جوابی حرکت کے نتیجہ کے طور پر کوئی خوشگوار حالت وقوع پذیر ہوتی ہے تو اس کے تعلق کے استحکام میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر تعلق قائم ہونے کے ساتھ بیزارگی ہو تو اس تعلق کی فوقیت میں کمی واقع ہوگی۔ مثلاً اگر بچہ زیادہ مٹھائی کھا کر پیٹ کے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ مٹھائی سے دور بھاگتا ہے۔ بشرطیکہ اس کو اس بات سے واقفیت

کروائی جائے کہ اسے درد مٹھائی کی وجہ سے نہیں بلکہ دوسری وجہ سے ہوا ہے۔ پھر وہ مٹھائی کی طرف راغب ہوگا۔ اسی طرح دوران سبق بچوں کو جھڑکیاں اور سزائیں نہیں دینی چاہیے۔ لیکن جس سبق کی تعلیم و تفہیم دلچسپی اور موزونیت کے ساتھ ہو تو بچہ کی اس سے وابستگی اور دلچسپی پیدا ہوگی۔

قانون تاثیر کی تعلیمی اہمیت:

عمدہ درسی عمل میں حوصلہ افزائی، تعریف اور انعامات کی غیر معمولی اہمیت ہوتی ہے۔ اگر کمرہ جماعت میں کوئی طالب علم کسی سوال کا عمدہ جواب دیتا ہے تو معلم کو چاہیے کہ اس کی حوصلہ افزائی کرے جیسے شاباش وغیرہ کہے۔ جس سے طلباء میں ذہنی اطمینان اور مسرت ہوگی اور بعض موقعوں پر انہیں انعامات وغیرہ سے نوازا جائے تو ان میں اور بھی بہتری ہوگی۔ اس کے برخلاف معلم طلبا کو سزا اور غیر اخلاقی جملوں کا استعمال کرے تو اس کے مضر اثرات مرتب ہوں گے۔

قانونِ مشق:

اس قانون کو تکرار یا اعادہ کا قانون بھی کہا جاتا ہے۔ اگر اکتساب کے دوران بچوں کو زیادہ مشق کروائی جائے تب مہیج اور جوابی ردعمل کا رشتہ طاقتور ہوگا اور اگر بچوں کو زیادہ مشق نہ کروائی جائے تو یہ رشتہ کمزور ہو جائے گا۔ اس قانون کو تکرار یا اعادہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس قانون کو انگریزی کہاوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ''Practice makes a man perfect'' اس کا مطلب یہ ہے کہ بار بار اعادہ کرنے سے علم قائم رہ سکتا ہے۔ یہ تعلیم میں اور خاص کر ریاضی کے مضمون کے لیے کافی کارآمد ہوتا ہے۔

قانونِ مشق کے دو حسب ذیلی قوانین ہیں۔

(1) قانونِ استعمال (Law of Use)

(2) قانون عدم استعمال (Law of Disuse)

(1) قانونِ استعمال (Law of Use)

جب کوئی محرک مہیج اور جوابی ردعمل میں ایک تغیر پذیر تعلق یعنی Bond قائم کیا جاتا ہے اور اس تعلق کا بار بار اعادہ ہوتا ہے تو وہ تعلق استوار اور مستحکم ہوتا ہے۔ اور پھر اس مخصوص عمل کے اکتساب میں کوئی عضویاتی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔

(2) قانون عدم استعمال (Law of Disuse)

جب کسی مہیج اور جوابی ردعمل یعنی Response میں کوئی تغیر پذیر تعلق Bond کچھ عرصے تک قائم نہیں کیا جاتا تب وہ تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔

☆ قانونِ مشق کی بنیاد عصبی نظام کی تغیر پذیری ہے۔ اکتساب کے شروع میں بہت سے اعصابی سلسلے حرکت میں آتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ کمی واقع ہوتی ہے اور جب بار بار اس کا اعادہ ہوتا ہے اس کا اثر اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے یہ مسلمہ ہے کہ کسی ہنر میں مہارت اس کی تکمیل مشق سے ہوتی ہے اور جب اس فن یا ہنر کی مشق ترک کر دی جائے تو وہ اثر بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ تعلیم میں بچوں میں موزوں اور عمدہ جوابی حرکات کا موقع زیادہ سے زیادہ رہنا چاہیے۔

قانونِ مشق کی تعلیمی اہمیت:

معلم کو کسی بھی قسم کی تعلیم دینے کے لیے مشق کی ذمہ داری قبول کرنا چاہیے۔ ریاضی کے مسئلے حل کرنے کے لیے ان سے بہت زیادہ مشق کروانا چاہیے۔ جملوں کی قسمیں، کہاوتوں کا جملوں میں استعمال کروانا، سائنسی مضامین میں تجربات کی مشق کروانی چاہیے۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر ایجوکیشن، آرٹ ایجوکیشن ان تمام میں مشق کی یا اعادہ کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا معلم ایسے مختلف تکنیک عمل میں لائے جن کے ذریعہ سے بچوں میں مشق کی عادت کو فروغ

دیا جاتا ہے جن سے تدریسی عمل بھی مئوثر ثابت ہوتا ہے۔

قانونِ شدت(Law of Intensity):

خوشگوار ماحول میں سیکھنے والے طلبا جو پوری دلچسپی کے ساتھ سیکھتے ہیں انہیں کافی فائدہ پہنچا تا ہے۔ تحقیق سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ طلبا کی جتنی حوصلہ افزائی اور ہمت افزائی کی جائے اتنی ہی ان میں اکتساب کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور سیکھنے کا عمل بھی کافی تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے۔ اس کو قانونِ شدت کہا جاتا ہے۔ اکتساب پر انعام کے کیا اثرات پڑتے ہیں، جانچنے کے لیے جوابی ردعمل اور انعام کے درمیان پایا جانے والا وقفہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ جوابی ردعمل یا Response اور انعام کے درمیان وقفہ جب کم ہوگا سیکھنے کا عمل اتنا ہی زیادہ طاقتور ہوگا۔

5.4 اکتساب پر اثر انداز ہونے والے عوامل:

اکتساب پر اثر انداز ہونے والے عوامل، اکتسابی عناصر کہلاتے ہیں۔ عام طور پر اکتساب پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو حسب ذیل قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(a) سیکھنے والے سے متعلق

(b) سیکھے جانے والے مواد سے متعلق

(c) اکتسابی طریقوں سے متعلق

(a) سیکھنے والے سے متعلق:

طالب علم کا انفرادی فرق جیسے طبعی، سماجی۔ جذباتی اور تعلیمی عوامل شامل ہیں۔

انفرادی فرق:

ہر فرد ایک دوسرے سے جدا ہوتا ہے اس میں ہر طرح کا فرق نظر آتا ہے۔ جیسے جذباتی فرق، جسمانی فرق، سماجی فرق اور تعلیم میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سیکھنے کی رفتار، سیکھنے کا وقت ہر فرد کے لیے علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے لہذا اس ضمن میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اکتساب پر انفرادی اختلاف کا بھی بہت حد تک اثر ہوتا ہے۔ سیکھنے والے سے متعلق اکتسابی عناصر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(1) جسمانی عنصر(Physical Factor)

(2) ذہنی عنصر(Mental Factor)

(1) جسمانی عنصر(Physical Factor)

جسمانی عنصر کے تحت(a) عمر Age (b) پختگی Maturity (c) تکان Fatigue

(a) عمر(Age)

اکتساب کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ البتہ مقررہ عمر میں ہی اکتساب کو موثر طریقہ سے حل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً شیر خوار بچہ اکتساب کو حاصل نہیں کر پاتا کیونکہ اس میں پختگی کا فقدان ہوتا ہے۔ اسی طرح زیادہ عمر دراز افراد کے لیئے بھی اکتساب حاصل کرنا دشوار ثابت ہوتا ہے کیونکہ عمر کی زیادتی کی وجہ وہ موثر انداز سے اکتساب نہیں کر پاتے۔